International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp:802 - 815

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

کسبِ رزق کے سلسلے میں قرآن کریم کی منفرد تعلیمات

The unique teachings of the Holy Quran in relation to livelihood

Shoaib Siddique
PhD Scholar, Institute of Islamic studies Punjab university, Lahore
Zahoor Elahi
Lecturer, Govt. Islamia College, Kasur
Hafiz Samama Tahir
M Phil Scholar, Institute of Islamic studies Punjab university, Lahore

Abstract

Adoption of livelihood is a very important issue. Its importance is also clear from this statement of Allah Almighty "And seek the grace of Allah, and remember Allah often so that you may be successful." In Surah Al-Juma'ah, Allah, the Exalted, commands to find sustenance after performing the great duty of Jumu'ah: “So spread over the earth and seek the grace of Allah.” In the matter of earning livelihood, Allah Almighty and Rasulullah ﷺ did not leave the mankind in shock, but the reasons for earning sustenance have been clearly explained in the Quran and Sunnah, if humanity understands these reasons well, understand and hold fast to them and make use of them in the best manner, then Allah, the Lord of the Mulk, who is "the Sustainer of the Mighty, the Mighty", will open the doors of sustenance for the people from all sides - send down goodness and blessings from the sky and the earth, shower many blessings. Similarly, there are twenty proofs in the Holy Qur'an and the blessed Hadiths that indicate the merits and importance of earning livelihood.

Keywords: Livelihood, Earning Sustenance, Earning

تعارف موضوع

اللہ رب العزت نے بندوں کو زندگی گزارنے کیلئے ذریعہ معاش کا اپنانا فرض کیا ہے۔ بعض لوگوں کیلئے حصول رزق بہت آسان ہوتا ہے، معاشی زندگی میں انہیں کسی قسم کے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ جبکہ اکثر لوگ معاشی مسائل سے بری

CC BY

طرح دوچار ہوتے ہیں۔ ساری زندگی انہی پریشانیوں میں گزر جاتی ہے کہ دو وقت کا کھانا کہاں سے نصیب ہو گا؟۔ان پریشانیوں کا ایک بڑا سبب انسان کی اپنے خالق اور حقیقی رازق سے دوری اور محض مادی وسائل پر انحصار کرنا ہے۔ اگر انسان اپنے خالق اور رازق کو پہچان لے اور اس کے بتائے ہوئے سنہری اصولوں کے مطابق معاش تلاش کرے تو وہ یقینا ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے۔ ایک کثیر تعداد کا گمان یہ ہے کہ قرآن و سنت کی تعلیمات کی پابندی رزق میں کمی کا سبب ہے۔ اس سے زیادہ تعجب اور دکھ کی بات یہ ہے کہ کچھ بظاہر دین دار لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ معاشی خوش حالی اور آسودگی کے حصول کے لیے کسی حد تک اسلامی تعلیمات سے چشم پوشی کرنا ضروری ہے۔ یہ نادان لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں، یا باخبر ہونے کے باوجود اس بات کو فراموش کر چکے ہیں کہ کائنات کے مالک و خالق اللہ جل جلالہ کے نازل کردہ دین میں جہاں اخروی معاملات میں رشد و ہدایت کار فرما ہے وہاں اس میں دنیوی امور میں بھی انسانوں کی راہنمائی کی گئی ہے۔ جس طرح اس دین کا مقصد آخرت میں انسانوں کو سرفراز و سربلند کرتا ہے اسی طرح یہ دین اللہ تعالیٰ نے اس لیے بھی نازل فرمایا کہ انسانیت اس دین سے وابستہ ہو کر دنیا میں بھی خوش بختی اور سعادت مندی کی زندگی بسر کرے۔

- **اہمیت و ضرورت**

ذریعہ معاش اپنانا نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اس کی اہمیت باری تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی واضح ہوتی ہے (وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)[1] " اور تم اللہ کا فضل تلاش کرو، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم کامیاب ہو سکو"۔ اسی طرح انسان اور مال کی محبت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: (وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ)[2] اور یہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔ سورہ الجمعہ میں اللہ رب العزت عظیم فرض جمعۃ المبارک ادا کرنے کے بعد روزی تلاش کرنے کا حکم دے رہے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:(فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ)[3]سو زمین میں پھیل جاو اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

امام بغوی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی جب تم نماز جمعہ سے فارغ ہو جاو تو زمین میں پھیل جاو تجارت کیلئے[4]۔ جناب رسول اللہ ﷺ جنہیں اللہ مالک الملک نے ساری انسانیت کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیا وہ سب سے زیادہ جو دعا اللہ تعالیٰ سے کرتے، اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی کا سوال ہوتا جیسا کہ درج ذیل حدیث میں آیا ہے: روی الإمام البخاري عن أنس رضي الله عنه قال: كان اكثر دعاء النبي ﷺ : " ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار"[5] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "جناب نبی کریم ﷺ کی سب سے زیادہ دعا " ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار " تھی، کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا)

کسب معاش کے معاملے میں اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ نے بنی نوع انسان کو حیرانی میں ٹامک ٹوئیاں مارتے ہوئے نہیں چھوڑا، بلکہ کتاب و سنت میں رزق حصول کے اسباب کو خوب وضاحت سے بیان کر دیا گیاہے اگر انسانیت ان اسباب کو اچھی طرح سمجھ کر مضبوطی سے تھام لے اور می انداز میں ان سے استفادہ کرے تو اللہ مالک الملک جو" الرزاق ذو القوة المتين "[6] ہیں، لوگوں کے لئے ہر جانب سے رزق کے دروازے کھول دیں- آسمان سے ان پر خیر وبرکات نازل فرمادیں اور زمین سے ان کیلئے گوناگوں اور بیش بہا نعمتیں اگلوائیں۔ اسی طرح قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بیسیوں ایسے دلائل موجود ہیں جو کسبِ رزق، اس کی فضیلت و اہمیت پر دلالت کرتے ہیں۔ ذیل میں قرآن مجید کی کسبِ رزق سے حوالے سے منفرد تعلیمات کا جائزہ لیا جائے گا ان شاء اللہ۔

1۔استغفار وتوبہ

جن اسباب کے ذریعے اللہ تعالی سے رزق طلب کیا جاتا ہے ان میں ایک اہم سبب اللہ تعالی کے حضور استغفار و توبہ کرنا ہے ۔ بہت سے لوگوں کے خیال میں استغفار و توبہ کا تعلق صرف زبان سے ہے۔ توبہ و استغفار کا دعوی کرنے والے کتنے ہی لوگ ہیں جو زبان سے تو کہتے ہیں: أستغفرالله وأتوب اليه (میں اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی معافی کا سوال کرتا ہوں اور اپنی سیاہ کاریوں سے تائب ہوتا ہوں)

لیکن ان الفاظ کا اثر نہ ان کے دل پر ہوتا ہے اور نہ ان کے اثرات کا اظہار ان کے اعمال میں دکھائی دیتا ہے۔ اللہ رب العزت علمائے امت کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے استغفار وتوبہ کی حقیقت کو خوب وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ متعدد آیات کریمہ اور احادیث شریفہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ استغفار و توبہ رزق کے حصول کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ ذیل میں چند دلائل مناسب شرح و تفصیل کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا [7]

ترجمہ: "پس میں نے کہا! اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے - آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں اضافہ کرے گا اور تمہارے لیے باغ اور نہریں بنائے گا۔"

ان آیات کریمہ میں استغفار کے جن فوائد کا ذکر کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

- اللہ تعالی کی طرف سے گناہوں کی معافی، اس کی دلیل: انه كان غفارا (بے شک وہ گناہوں کو بہت زیادہ معاف فرمانے والے ہیں)
- اللہ تعالی کا موسلا دھار بارش کا نازل فرمانا، اس کی دلیل: يرسل السماء عليكم مدرارا (وہ تم پر موسلا دھار بارش نازل فرمائیں گے) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مدرارا سے مراد **موسلا دھار بارش** ہے۔[8]
- اللہ تعالی کا مال و دولت اور اولاد میں اضافہ فرمانا، اس کی دلیل: ويمددكم بأموال وبنين (وہ اللہ تعالی تمہارے مالوں اور بیٹوں میں اضافہ فرمائیں گے) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ آیت کے اس حصے کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ فرمائیں گے۔[9]"
- اللہ تعالی کی طرف سے باغات کا بنایا جانا، اس کی دلیل: و يجعل لكم جنت (اور وہ تمہارے لیے باغات بنائیں گے)
- اللہ تعالی کی طرف سے نہروں کا جاری کیا جانا، اس کی دلیل: و يجعل لكم انهارا (اور وہ تمہارے لیے نہریں جاری فرمائیں گے)

2۔ تقویٰ

رزق کے اسباب میں سے ایک سبب تقوی ہے۔ علمائے امت نے تقویٰ کا مفہوم خوب وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر امام راغب اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ نے تقویٰ کی تعریف یوں کی ہے:

حفظ النفس مما يؤثم و ذلك بترك المحظور و يتمم لك بترك بعض المباحات[10]

یعنی گناہ سے نفس کو بچائے رکھنا اور اس کے لیے ممنوعہ باتوں کو چھوڑا جاتا ہے اور اس کی تکمیل کی غرض سے کچھ جائز امور کو بھی ترک کیا جاتا ہے۔ تقویٰ کے رزق کا سبب ہونے پر کئی آیات کریمہ دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے چند ایک مناسب تفسیر کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

○ تقویٰ سببِ کسبِ رزق۔۔۔۔ پہلی دلیل

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں: وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ[11]

"اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کی راہ بنا دیتے ہیں اور اس کو وہاں سے روزی دیتے ہیں جہاں سے اس کو گمان ہی نہیں ہوتا۔"

اس ارشاد مبارک میں اللہ رب العزت نے بیان فرمایا کہ جس شخص میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو گئی اللہ تعالی اس کو دو نعمتوں سے نوازیں گے۔

پہلی نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالی اس کو ہر غم و مصیبت سے نجات دیں گے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یجعل له مخرجا کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں: ینجیه من کل کرب الدنیا والآخرة[12] اللہ تعالی اس کو دنیا و آخرت کے ہر غم سے نجات دیں گے۔ سیدنا ربیع بن خثیم آیت کریمہ کے اس حصے کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ویجعل له مخرجا من کل ما یضیق علی الناس[13] اللہ تعالی اس کے لیے ہر اس بات سے نکلنے کی راہ پیدا فرمادیں گے جو لوگوں کے لیے تنگی اور مشکل کا سبب بنتی ہے۔

دوسری نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالی اس کو وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو گا۔ حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ مذکورہ بالا دونوں آیتوں کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "جو کوئی اللہ تعالی کے احکام کی تعمیل کر کے اور ان کی طرف سے ممنوعہ باتوں سے دور رہ کر متقی بن جائے وہ اس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کی راہ پیدا فرمادیں گے اور اس کو وہاں سے روزی عطا فرمائیں گے جہاں سے رزق کا ملنا اس کے خواب و خیال میں کبھی نہ ہو گا[14]۔ اللہ اکبر! تقوے کی خیر و برکات کتنی عظیم اور قیمتی ہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان أکبر آیة في القرآن فرجا " ومن یتق الله یجعل له مخرجا[15]" یعنی غموں اور دکھوں سے نجات کا نسخہ بتلانے والی قرآن کریم کی سب سے عظیم آیت کریمہ یہ ہے: ومن یتق الله یجعل له مخرجا۔

○ تقویٰ سببِ کسبِ رزق۔۔۔ دوسری دلیل

تقویٰ کے حصول رزق کا سبب ہونے کی دوسری دلیل اللہ مالک الملک کا یہ ارشاد گرامی ہے: وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ[16]

ترجمہ: اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور برے کاموں کفر اور شرک سے بچے رہتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔ مگر انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کے کاموں کی سزا میں انھیں پکڑ لیا۔

اس آیت کریمہ اللہ رب العزت نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اگر بستیوں والوں میں دو باتیں (1) ایمان (2) تقویٰ آجائیں تو وہ ان کیلئے ہر طرف سے خیر و برکات کے دروازے کھول دیں۔ سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: " لوسعنا علیهم الخیر و یسرنا لهم من کل جانب"[17] یعنی ہم ان کیلئے خیر عام کر دیں اور ہر جانب سے اس کا حاصل کرنا ان کیلئے سہل کر دیں۔

○ تقویٰ سببِ کسبِ رزق۔۔۔تیسری دلیل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ [18]

"اور اگر وہ تورات، انجیل اور جو ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا قائم رکھتے تو (سر کے) اوپر اور پاؤں کے نیچے دونوں طرف سے کھاتے، ایک گروہ ان میں سے سیدھا ہے اور ان میں سے اکثر برے کام کرنے والے ہیں۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے جو کہ سب سے زیادہ سچے ہیں، اہل کتاب کے متعلق بتلایا، جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ نے اس کی تفسیر بیان کی ہے کہ اگر وہ تورات، انجیل اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرتے تو وہ ان کے آسمان سے نازل ہونے والے اور زمین سے اگنے والے رزق میں اضافہ فرما دیتے۔[19]

ان آیات کریمہ میں اللہ رب العزت نے تقویٰ کو سببِ کسبِ رزق کے طور بیان فرمایا ہے اور شکر کرنے والوں کو مزید عطا کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے: "لئن شکرتم لأزیدنکم"[20] یعنی اگر تم شکر کرو گے تو میں تمھیں لازما اور زیادہ عطا کروں گا۔

3۔ اللہ تعالیٰ پر توکل

جن اسباب کی وساطت سے رزق حاصل کیا جاتا ہے ان میں سے ایک اہم سبب اللہ مالک الملک پر توکل ہے۔ امام مناویؒ نے توکل کے معنی و مفہوم کو خوب وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔((التوكل : اظهار العجز و الاعتماد على المتوكل عليه))

یعنی توکل بندے کے اظہار عجز اور جس پر توکل کیا گیا ہے، اس پر مکمل بھروسے کا نام ہے۔

● توکل علی اللہ سببِ کسبِ رزق ہونے کی دلیل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا [21]

''اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ رکھے وہ اس کو کافی ہے۔ یقینا اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرنے والا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا ہے۔"

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا ربیع بن خثیم فرماتے ہیں:((من كل ما ضاق على الناس))[22] یعنی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر اس چیز کے مقابلے میں کافی ہو جاتے ہیں جو لوگوں کیلئے تنگی کا سبب بنتی ہے۔

- **کیا توکل کے معنی حصول رزق کی کوششوں کو چھوڑ دینا ہیں؟**

شاید کچھ ناسمجھ لوگ کہیں کہ جب توکل کرنے والے کو ضرور رزق ملتا ہے تو ہم حصول رزق کی خاطر جدوجہد اور محنت و مشقت کیوں کریں؟ کیوں نہ ہم مزے سے بیٹھے رہیں کہ توکل کی وجہ سے ہم پر آسمان سے رزق نے خود ہی نازل ہو جانا ہے ؟ ان لوگوں کی یہ بات توکل کی حقیقت سے ان کی بے علمی پر دلالت کرتی ہے۔ اگر یہ لوگ مذکورہ بالا حدیث شریف پر غور کرتے تو ایسی بات نہ کہتے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی پر کما حقه اعتماد کرنے والوں کو ان پرندوں سے تشبیہ دی ہے جو صبح سویرے خالی پیٹ اللہ تعالی کے رزق کی تلاش میں نکلتے اور شام کو اللہ تعالی کے فضل و کرم سے پیٹ بھر کر واپس اپنے گھونسلوں کی طرف پلٹتے ہیں۔ حالانکہ ان پرندوں کی دکانیں، فیکٹریاں ملازمتیں یا کھیت نہیں جن پر وہ رزق کے حصول میں اعتماد کرتے ہوں- طلب رزق کی سعی و کوشش میں ان کا کلی اعتماد صرف ایک اللہ تعالی پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالی علمائے امت کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے اس بات کی تنبیہ فرمائی۔ مثال کے طور پر امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں: "حدیث شریف میں یہ بات تو نہیں کہ حصول رزق کیلئے کوشش نہ کی جائے بلکہ وہ تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رزق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کی جائے اور جس بات کی تاکید حدیث شریف میں کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اگر ان کے آنے جانے اور سعی و کوشش کے پس منظر میں یہ یقین ہو کہ ہر طرح کی خیر صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے تو وہ ضرور اس طرح خیر و برکات اور رزق حاصل کر کے پلٹیں جس طرح کہ سر شام پرندے رزق حاصل کر کے پڑتے ہیں۔"[23]

امام احمدؒ سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو اپنے گھر یا مسجد میں بیٹھے کہتا ہے: "میں تو کچھ کام نہ کروں گا، میرا رزق خود میرے پاس آئے گا۔ آپؒ نے فرمایا: یہ شخص علم سے کورا ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (ان الله جعل رزقي تحت ظل رمحی) اللہ تعالی نے میرا رزق میرے نیزے کے سایہ کے نیچے رکھا۔" اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "لو توكلتم على الله حق توكله لرزقكم كما يرزق الطير تغدو خماصا و تروح بطانا "[24] یعنی اگر تم اللہ تعالی پر کما حقہ توکل کرو تو وہ تمہیں اس طرح رزق عطا فرمائیں گے جس طرح پرندوں کو رزق عطا فرماتے ہیں کہ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس پلٹتے ہیں۔

خلاصہ بحث: توکل کے معنی حصول رزق کے لئے سعی و کوشش کو ترک کرنا نہیں ہے۔ مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ رزق حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرے، لیکن بھروسہ اپنی محنت و مشقت پر نہ ہو بلکہ رب ذوالجلال پر ہو اور اس بات کا اعتقاد رکھے کہ سب معاملات اسی کے ہاتھ میں ہیں اور رزق صرف اور صرف اسی کی طرف سے ہے۔

4۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا

رزق کے اسباب میں ایک سبب اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا بھی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں واضح طور پر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ جو شخص دنیا میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس کو اخروی اجر وثواب کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی اکا بدلہ اور صلہ دیا جاتا ہے۔

- **اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا سببِ کسبِ رزق۔۔۔پہلی دلیل**

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

”وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ “[25]

اور تم لوگ اللہ تعالی کی راہ میں جو خرچ کروگے وہ اس کا بدلہ دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے جن چیزوں کے خرچ کرنے کا تمہیں حکم دیا اور اجازت مرحمت فرمائی ہے اس میں سے جو بھی تم خرچ کروگے وہ ہمیں اس کا بدلہ دنیا میں اور اجر وثواب آخرت میں عطا فرمائیں گے۔ جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے[26]۔ امام رازیؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالی کا ارشاد عالی” وما أنفقتم من شئ فهو يخلفه “رسول کریم ﷺ کے ارشاد گرامی: ” ما من يوم يصبح العباد فيه“ [27] کی تصدیق کرتا ہے ۔بات یہ ہے کہ اللہ تعالی جو کہ عظمت ورفعت والے بادشاہ خزانوں کے مالک اور کائنات سے بے نیاز ہیں جب انہوں نے فرمایا: خرچ کرو اور اس کا بدلہ میرے ذمہ ہے تو ان کے اپنے وعدے کی وجہ سے بدل کا عطا کرنا ان پر لازم ہوا جیسا کہ وہ خود فرمائیں: ”اپنے ساز وسامان کو سمندر میں پھینک دو اور مجھ پر اس کی ذمہ داری ہے۔“ پس جس نے (فی سبیل اللہ) خرچ کیا اس نے (خرچ شدہ مال کا) بدل پانے کی شرط پوری کر دی اور جس نے خرچ نہ کیا یقینا اس کا مال بدل ملے بغیر ختم ہو جائے گا۔[28]

- **اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا سببِ کسبِ رزق۔۔۔دوسری دلیل**

ارشاد باری تعالیٰ ہے: الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ [29] ”شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخششوں اور مہربانی کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالی فراخی والا جانے والا ہے۔“

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں: ”دو باتیں اللہ تعالی کی طرف سے ہیں اور دو شیطان کی طرف سے (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ) وہ کہتا ہے: اپنا مال خرچ نہ کرو اس کو اپنے پاس سنبھالے رکھو کہ تمہیں اس کی

ضرورت ہو گی (وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ) اور وہ تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔(وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا) یعنی اللہ تعالیٰ گناہوں کی معافی کا تم سے اپنی طرف سے وعدہ فرماتے ہیں: (وَفَضْلًا) اور رزق میں اضافے کا۔[30]

آیت کریمہ کی تفسیر میں قاضی ابن عطیہؒ فرماتے ہیں: "مغفرت سے مراد دنیا و آخرت میں بندوں کی ستر پوشی ہے اور فضل سے مراد دنیا میں رزق کا میسر ہونا اس میں کشادگی اور وسعت کا نصیب ہوا اور آخرت میں نعمتوں کا حاصل ہوتا ہے اور ان سب باتوں کا اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔"[31]

5۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا

رزق کے اسباب میں سے ایک سبب اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا ہے۔ امام راغب اصفہانیؒ نے اس کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے: الخروج من دار الكفر إلى دار الإيمان كمن هاجر من مكة إلى المدينة [32] یعنی دارالکفر سے دارالایمان کی طرف جانا، جیسا کہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی گئی۔ ہجرت کے لئے ضروری ہے جیسا کہ سید محمد رشید رضا نے بیان فرمایا: "وہ حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہو۔ ہجرت کرنے والے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے علم اور مرضی کے مطابق اقامت دین اور اہل ایمان پر ظلم و زیادتی کرنے والے کافروں کے مقابلے میں مومنوں کی نصرت و تائید ہو۔"[33]

- **اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت۔۔۔ سببِ کسبِ رزق کی دلیل**

درج ذیل آیت مبارکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کے رزق کا سبب ہونے کی دلیل ہے: وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً [34]

"اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا وطن چھوڑے وہ زمین میں رہنے کی بہت جگہ اور روزی میں کشادگی پائے گا۔" اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دنیا میں دو انعامات میسر آنے کی بشارت دی ہے۔ پہلا انعام (مُرَاغَمًا كَثِيرًا) ہے اور اس سے مراد جیسا کہ امام رازی نے بیان فرمایا ہے، یہ ہے: "اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے شہر کو چھوڑ کر دوسرے شہر میں چلا جانے والا اس شہر میں خیر و نعمت پائے گا اور یہ بات پہلے شہر والوں کے لئے ذلت و رسوائی کا سبب ہو گی کیونکہ جب وطن چھوڑ کر جانے والے کے دوسری جگہ کے معاملات اور اس کی خبر وطن کے لوگوں کو پہنچے گی تو وہ اس کے ساتھ اپنے برے سلوک کی وجہ سے شرمندہ ہوں گے اور انہیں ذلت و رسوائی کا احساس ہو گا۔"[35]

(سَعَةً) سے مراد رزق میں وسعت اور کشادگی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، امام ربیعؒ، امام ضحاکؒ، امام عطاءؒ اور جمہور علمائے امت نے (سَعَةً) کی یہی تفسیر بیان فرمائی ہے۔[36] امام قتادہؒ (سَعَةً) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "المعنى: سعة من

الضلالة إلى الهدى و من العيلة إلى الغنى"[37]یعنی گمراہی کی تنگی کی بجائے رشد وہدایت کی وسعت اور فقر کی جگہ تو نگری۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں:" السعة سعة البلاد "[38]یعنی وسعت سے مراد شہروں کی وسعت ہے۔

امام قرطبیؒ ان تینوں اقوال پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امام مالکؒ کی تفسیر عربی زبان کی فصاحت کے سب سے زیادہ قریب ہے، کیونکہ زمین اور ٹھکانوں کی کشادگی کی وجہ سے رزق کی فراوانی، غموں سے سینوں کی آزادی اور اسی طرح کی دیگر آسانیوں کے اسباب میسر آتے ہیں۔"[39] آیت کریمہ کی تفسیر کے متعلق مذکورہ بالا تینوں اقوال میں سے جو قول بھی لیا جائے اس میں اللہ تعالی کی راہ میں ہجرت کی وجہ سے رزق کی وسعت و فراخی کا وعدہ براہ راست یا بالواسطہ موجود ہے اور اللہ رب العزت کا وعدہ حق اور سچ ہے۔

6۔ رزق حاصل کرنے کیلئے کوشش کرنا

رزق حاصل کرنے کے اسباب میں سے ایک سبب ہر طرح کی تگ ودو اور کوشش کو بجالانا بھی ہے، جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ صرف توکل کرکے بیٹھ جانے سے رزق حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کیلئے سعی کثیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور انسان کوشش کے مطابق اپنا مقصود حاصل بھی کرلیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:"و أن ليس للانسان إلا ما سعى "یعنی انسان کیلئے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔

- **کسبِ رزق کیلئے کوشش۔۔۔ سببِ کسبِ رزق کی دلیل**

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ[40]

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے تابع بنادیا، سو اس کے کندھوں پر چلو اور اس کے دیئے ہوئے میں سے کھاؤ، اور اسی کی طرف (دوبارہ) اٹھ کر جانا ہے۔

امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:" فَسَافِرُوا حَيْثُ شِئْتُمْ مِنْ أَقْطَارِهَا، وَتَرَدَّدُوا فِي أَقَالِيمِهَا وَأَرْجَائِهَا فِي أَنْوَاعِ الْمَكَاسِبِ وَالتِّجَارَاتِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ سَعْيَكُمْ لَا يُجْدِي عَلَيْكُمْ شَيْئًا، إِلَّا أَنْ يُيَسِّرَهُ اللَّهُ لَكُمْ؛ وَلِهَذَا قَالَ: {وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ} فَالسَّعْيُ فِي السَّبَبِ لَا يُنَافِي التَّوَكُّلَ "[41]یعنی تم سفر کرو زمین کے کناروں میں جہاں چاہو، اور اس کے صوبوں اور اطراف میں چلو پھرو مختلف اقسام کے روزگار اور تجارت کیلئے، اور جان لو کہ صرف تمہاری کوشش تمہیں کوئی چیز میسر نہ کرسکے گی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کردے، اسی لئے فرمایا:(وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ) تو اسباب میں کوشش کرنا، توکل کے منافی نہیں ہے۔

حلال روزی کیلئے محنت کرنا انسان کا فریضہ ہے۔طنانچہ جب انسان ایک معین جائز پیشے کو اختیار کرے اور اس پر مشروع طریقے کے مطابق چلے، تو اس کی آمدنی اسے اور اس کے گھر والوں کو کافی ہو جائے گی۔اور یہ پیشہ اسے واجب فریضے سے بھی غافل نہیں کرے گا، تب یہ پیشہ اس عبادت میں بدل جائے گا جس پر انسان کو اجر ملتا ہے۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

ترجمہ: پھر جب نماز پوری کرلی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ، اور کے فضل میں سے (حصہ) تلاش کرو۔

حافظ عبد السلام بھٹوی حفظہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اللہ کے فضل سے یہاں مراد روزی تلاش کرنا ہے، یعنی جس طرح یہود کیلئے یوم السبت (ہفتہ) کو سارا دن شکار منع تھا، تم پر ایسی کوئی پابندی نہیں، صرف اذان سے لیکر نماز سے فراغت تک، خطبہ اور نماز میں حاضری کے سوا ہر کام منع ہے۔اس کے بعد جس حلال طریقے سے روزی کما سکتے ہو کماؤ۔[42]

امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:" لَمَّا حَجَرَ عَلَيْهِمْ فِي التَّصَرُّفِ بَعْدَ النِّدَاءِ وَأَمَرَهُمْ بِالِاجْتِمَاعِ، أَذِنَ لَهُمْ بَعْدَ الْفَرَاغِ فِي الِانْتِشَارِ فِي الْأَرْضِ وَالِابْتِغَاءِ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ "[43] یعنی جب اذان کے بعد لوگوں پر مال وغیرہ پر تصرف روک دیا اور انہیں اکٹھے ہونے کا حکم دیا تو انہیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد زمین میں پھیلنے اور اللہ کا فضل تلاش کرنے کی اجازت دے دی گئی۔

- **خاتمہ:**

گزشتہ چند سطور میں کسبِ رزق کے چند اسباب کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قرآن و سنت کا اگر عمیق نظری سے مطالعہ کا جائے تو سینکڑوں مادی و معنوی اسباب رب کے قرآن اور نبی کریم ﷺ کے فرمان سے ہمیں میسر ہو جائیں، جنہیں اپنا کر ایک انسان اپنی معیشت میں درپیش مشکلات کو حل کر سکتا ہے۔دنیاوی اور اخروی نجات اسی میں ہے کہ انسان مادی وسائل کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اختیار کرے، حلال و حرام کی تمیز کرتے ہوئے کسبِ رزق کے حلال ذرائع کو اختیار کرے اور حرام امور سے اجتناب کرے، مزید برآں باری تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرے اور اس کی دی گئی تعلیمات سے روگردانی نہ کرے۔لہٰذا تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ حصول رزق کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ کتاب و سنت کی روشنی میں بیان کردہ رزق کے اسباب کو حرزِ جاں بنالیں۔کیونکہ ہر قسم کی خیر و سعادت اور خوش بختی اللہ مالک الملک کی بتلائی ہوئی راہ پر چلنے میں ہے۔اللہ رب العزت خود ارشاد فرماتے ہیں:

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۔ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ "[44]

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب رسول نے تم کو ایسے کام کے لیے بلائیں جس میں تمہاری زندگی ہے تو اللہ تعالی اور اس کے رسول کا حکم مانو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالی آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تم کو اسی کی طرف جمع ہونا ہے۔"

اور ہر قسم کا شر و مصیبت اور بد بختی و محروی اللہ تعالی کی راہ سے ہٹنے میں ہے۔ رب ذوالجلال خود فرماتے ہیں:

"وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ۔ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۔ قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى "[45]

"اور جس نے میری کتاب سے منہ موڑا پس بے شک اس کے لئے معیشت ہے تنگ اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا اور میں تو دیکھتا تھا، اللہ تعالی فرمائے گا: اسی طرح تیرے پاس ہماری آیات آئی تھیں، تو ان کو بھول گیا اسی طرح آج تجھے بھلایا جائے گا۔"

- **سفارشات و تجاویز:**

* کسبِ رزق کے معنوی اور روحانی اسباب کو خواص و عوام میں نشر کیا جائے۔
* خصوصا لوگوں کی توجہ روحانی اسباب کی طرف مبذول کروائی جائے۔
* اس بارے میں زیادہ سے زیادہ تحریری مواد پمفلٹ اور مختصر و جامع کتب کی صورت میں عام کیا جائے۔
* اس موضوع پر سیمینار اور محاضرات منعقد کئے جائیں، تاکہ لوگوں کو زندگی گزارنے کی صحیح سمت معلوم ہو سکے۔
* عربی زبان میں اس موضوع پر کثیر مواد موجود ہے، لہذا اس کا سادہ اور عام فہم انداز میں ترجمہ کرکے لوگوں تک پہنچایا جائے.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] (سورہ الجمعہ:10)

[2] (سورہ العادیات:8)

[3] (سورہ الجمعہ:10)

[4] مختصر تفسیر البغوی:2/945

[5] صحیح البخاری:4522

[6] بہت زیادہ رزق عطا فرمانے والے اور بہت زیادہ قوت والے

[7] (سورہ نوح:10-12)

[8] صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ انا ارسلنا۔

[9] تفسیر البغوی4/398؛الخازن7/154

[10] المفردات فی غریب القرآن:531

[11] (سورہ الطلاق:2-3)

[12] تفسیر القرطبی18/159

[13] زاد المسیر8/291-292؛ تفسیر البغوی4/357؛ تفسیر الخازن7/108

[14] تفسیر ابن کثیر4/400؛زاد المسیر8/291-292؛ تفسیر الکشاف4/120

[15] تفسیر ابن کثیر4/400؛ تفسیر ابن مسعود2/651

[16] (سورہ الاعراف:96)

[17] تفسیر ابی السعود3/253

[18] (سورہ المائدہ:66)

[19] تفسیر الطبری10/463؛ تفسیر المحرر الوجیز5/152-153؛زاد المسیر2/395؛ تفسیر ابن کثیر2/86

[20] (سورہ ابراہیم:7)

[21] (سورہ الطلاق:3)

[22] شرح السنہ14/298

[23] تحفۃ الاحوذی7/8

[24] فتح الباری11/305-306

[25] (سورہ سبا:39)

[26] تفسیر ابن کثیر3/595 نیز ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر والتنویر کی میں ہے:"آیت کریمہ کے الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ خرچ شدہ مال کا بدل دنیا و آخرت دونوں میں ہے۔"22/221

[27] صحیح البخاری:1442

[28] التفسیر الکبیر:25/263

[29] (سورہ البقرہ:268)

[30] تفسیر الطبری 5/571 نیز ملاحظہ ہو: التفسیر الکبیر 7/65؛ تفسیر الخازن 1/290 اور اس میں ہے: "مغفرت سے آخرت کے فوائد کی طرف اشارہ ہے اور فضلا) سے دنیا میں ملنے والے فوائد و ثمرات اور خرچ شدہ مال کے بدل کی طرف اشارہ ہے۔"

[31] المحرر الوجیز 2/329

[32] المفردات فی غریب القران ص 537، نیز ملاحظہ ہو: تحریر الفاظ التنبیہ ص 313؛ کتاب التعریفات ص 277

[33] تفسیر المنار: 5/359

[34] (سورہ النساء: 100)

[35] التفسیر الکبیر 11/15 نیز ملاحظہ ہو: تفسیر القاسمی 5/407؛ تفسیر التحریر والتنویر 5/180 اور اس میں ہے: "نئی جگہ میں استقرار حاصل کر کے یہ ان لوگوں کی تذلیل کا سبب بنے جنھوں نے انہیں وطن سے نکل کر جانے پر مجبور کیا۔ لیکن جس طرح اس کی قوم نے اس کو کفر پر مجبور کر کے اپنی برتری کا اظہار کیا اسی طرح یہ ان کی گرفت واثرات سے اور آزاد ہو کر ان کی ذلت ورسوائی کا سبب بنا۔"

[36] تفسیر المحرر الوجیز 4/238؛ زاد المسیر 2/179؛ تفسیر القرطبی 5/348؛ فتح القدیر 1/764؛ روح المعانی 5/359؛ تفسیر المنار 5/359؛ آیسر التفاسیر 10/445

[37] تفسیر القرطبی 5/348؛ تفسیر ابن کثیر 1/597

[38] تفسیر القرطبی 5/348؛ تفسیر ابن کثیر 1/597

[39] تفسیر القرطبی 5/348؛ روح المعانی 5/127

[40] (سورہ الملک: 15)

[41] تفسیر ابن کثیر 8/179

[42] تفسیر القرآن العظیم:

[43] تفسیر ابن کثیر 8/122

[44] (سورہ الانفال: 24-25)

[45] (سورہ طہ: 124-126)